ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

حمیرا خالد
اسکالر پی۔ایچ۔ڈی۔ شعبہ اقبالیات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
ڈاکٹر شاہد اقبال کامران
سابق ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

اقبال کا تصور توحید

Humera Khalid
P.hd Scholar Iqbaliat department Allama Iqbal Open University Islamabad.
Dr. Shahid Iqbal Kamran
Ex Dean Faculty of Social Sciences Allama Iqbal Open University Islamabad.

Iqbal's Concept of Oneness of God

In Islam, the oneness of God is referred to as "Tawhid". Tawhid has been a vital force throughout history, but nowadays it has been reduced to merely a theological topic. Allama Iqbal, a renowned poet, political activist, and religious philosopher, still holds significant influence with his thoughts. As a religious thinker, he extensively discussed the concept of Tawhid in his poetry and prose, providing a concise explanation. This article aims to explore and define the ideas and premises presented by Iqbal regarding this concept. The study's findings reveal that Iqbal's concept of Tawhid is not only a fundamental tenet of Islam but also essential for human beings and the world at large. Allama Iqbal's approaches and concepts on this topic differ significantly from those of other poets, philosophers, and intellectuals, which are elaborated in this article.

Keywords: *Tawhid, Allama Iqbal, Oneness of God, Islam, Religious Philosophy, Poetry.*

اسلام کے لفظی معنی اطاعت کے ہیں۔ اطاعت ایک ایسے مقتدر اعلیٰ کی جو کل اور جزو کی ہر شے پر قادر ہو اور سب کچھ اسی کے بنائے ہوئے قانون کے تابع ہو۔ علامہ اقبال نے ایک ایسے ہی حاکم اعلیٰ اور مالک و ملک کی شان کچھ اس انداز میں بیان کی ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں
جھلک تیری ہویدار، چاند میں، سورج میں، تارے میں (۱)

یہ قادر مطلق اور خالق کائنات جس کی چمک اور آتش اور شرارے سے عیاں ہے۔ انسان سے ایک اہم امر کی پابندی کی خواہاں ہے۔ اس پر پختہ یقین رکھنے اور ایمان لانے کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ امر ہے" توحید "یہی عقیدہ مذہب اسلام کو دیگر تمام مذاہب سے منفرد ممتاز اور بلند کرتا ہے۔

علامہ اقبال کے نذدیک توحید بنیادی طور پر زندگی کا ایک فطری تقاضا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی فرد خدائے واحد کی بندگی و اطاعت کرتا ہے تو ہوا اقبال کی نظر میں فطرت صحیحہ کی اطاعت و پیروی کرتا ہے۔ علامہ اقبال اپنے ایک خطبہ میں اس کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں۔

> اس اصول کا تقاضہ ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں نہ کہ سلوک و سلاطین کی پھر چونکہ ذات الٰہیہ فی الحقیقت روحانی اساس ہے لہذا اللی کی اطاعت فطرت صحیحیہ کی اطاعت ہے۔ (۲)

اقبال دراصل نکتہ توحید کو بشریت کے حقیقی مقام اور نصب العین سے آگاہی کا ایک بنیادی و اساسی ذریعہ تصور کرتے ہیں جو انسان کو شرف وعظمت کا درس دیتا ہے اور اسے دنیا کی تمام قوتوں سے بے نیازی اور خدائے واحد و لا شریک سے جو خالق کائنات ہے، محبت اور اطاعت کی ترغیب دیتا ہے۔ یہی عقیدہ توحید ریاست اور کلیساء، مذہب اور سائنس، مادہ اور رح کی تمام تفاریق کو مٹا کر وحدت کی حقیقت کو عام کرتا ہے۔

اصل میں 'توحید' کا فلسفہ اسلامی فکر کا مرکزی نکتہ ہی نہیں بلکہ عظمت اسلامی کا ایک بلند مینارہ نور بھی ہے۔ دور جدید تک پہنچنے والی انسانی آزادی اور فنی ارتقاء کی بلند و بالا عمارت کی بنیاد نکتہ توحید پر قائم ہے۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ یورپی ذہن اس نکتہ کی حقنیت کو قبول نہ کر سکیں کہ ان کی ترقی عروج کا راز دراصل اسی فلسفہ توحید ہی کا مرہون منت ہے۔ اسی عقیدہ توحید نے انسان کے دل اور دماغ سے اللہ کے سوا سب کا خوف نکال دے ا اور انسان کو تمام کائناتی قوتوں سے بلند و بالا کر دیا تو اس نے ترقی کی لامتناہیہ وسعتوں کا راز پا لیا ورنہ انسان مظاہر قدرت کے سامنے مجبور و بے دست و پا ہے۔

علامہ اقبال عقیدہ توحید میں پنہاں اسی قوت تخلیق کی طرف اچارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

خودی سے اس طلسم رنگ وبو کو توڑ سکتے ہیں

یہی توحید تھی جس کو نہ تو سمجھا نہ میں سمجھا(۳)

اقوام مغرب نے انسان کی بے پناہ صلاحیتوں کا راز لا الہ کے فلسفہ سے سیکھ کر سائنسی ترقی اور تکنیکی انقلاب سے رنگ وبو طلسم کو توڑ کر زماں ومکاں کی حدوں پر دستک دی لیکن اس ماورائی طاقت سے منکر ہو کر الا اللہ سے بیگانگی اختیار کی جس کا حصول دراصل انسانی عظمت کی معراج ہے اس امر کی وضاحت علامہ اقبال اس شعر میں کرتے ہیں۔

حریف نکتہ توحید ہو سکا نہ حکیم

نگاہ چاہیے اسرار لا الہ کے لئے(۴)

علامہ اقبال نے بہت عمدہ اور فلسفیانہ انداز سے توحید کی حقیقت کو واضح کیا ہے۔اقبال وضاحت کرتے ہیں۔کہ جب کسی چیز کے بیج کو زمیں میں بویا جاتا ہے تو جب بیج فنا ہو جاتا ہے تو اس میں نشو و نما کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔اسی طرح جب دنیا کی ہر چیز کی نفی کر دی جاتی ہے تو وجود باری تعالیٰ کی واحدانیت اور عظمت کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے۔

فضائے نور میں کرتا نہ شاخ وبرگ وبر پیدا

سفر خاکی شبستان سے نہ کر سکتا اگر دانہ

نہاد زندگی میں ابتدا لا انتہا الا

پیام موت ہے جب لا ہوا ل سے بیگانہ(۵)

علامہ اقبال ذات باری تعالیٰ کو حسن ازلی سے تعبیر کرتے ہیں جس کا وجود ہر ذرہ سے آزاد ہونے کے باوجود ہر شے میں جلوہ گر ہے۔آسمان کی بلندیوں اور امین کی پستیوں ، چاند ، سورج، جمادات اور نباتات غرض یہ کہ ہر شے میں ذات باری رتعالیٰ کی ہستی جلوہ گر ہے۔جس طرح مقناطیس لوہے کے ذرات کو جذب کر کے حرکت اور حیات پیدا کرتی ہے۔خدا تعالیٰ کی ذات ہمہ گیر ہے۔ذات مطلق اور انائے مطلق ہے۔خدائے برتر کی ذات کی یکتائی پر یقین کامل کی بدولت اراد قوم اور بنی نوع انسان میں مقصد اور قوت کی وحدت قائم ہوتی ہے۔

علامہ اقبال کے نزدیک خدا کا جلوہ خودی میں ظاہر ہوتا ہے۔اور خودی کے ذریعہ اس تک رسائی ممکن ہے۔خدا کی طلب اور اس کا ورفان صرف اور صرف خودی کی تلاش اور معرفت کے ساتھ مشروط ہے۔غیر یقینی اور احساس پستی سے خدا تعالیٰ کی تلاش ممکن نہیں۔قرب حق کے ساتھ عظمت خودی کا خیال بے حد ضروری ہے۔انسان پختہ ارادی سے ہی خدا کی تلاش میں کامیات ہو سکتا ہے۔ذات مطلق کی حقیقت کو جان لینے کے بعد اس کی صفات کو اپنے اندر

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

جذب کر لینے سے انا کی نشو و نما ہوتی ہے۔ اور یہی انا جب ترقی کر کے انائے مافوق ہو جاتی ہے تو ذات مطلق کی حقیقت سے شناسا شخص خدا بین ہو کر خلیفۃ اللہ کے منصب پر فائز ہو جاتا ہے۔

پیکر ہستی ز آثار خودی است

ہر چہ می بینی ز اسرار خودی است (۶)

علامہ اقبال کے نزدیک انا ایک تخلیقی قدرت ہے جس کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہے۔ اقبال ذات مبارکہ کو انائے مطلق قرار دیتے ہیں۔ اور قرآن اسی ذات کی یکتائی بیان کرتا ہے۔ کہ کہو اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو اور کوئی اس کی ہمسر نہیں۔ علامہ اقبال نے جابجا اپنے موضوعات میں مختلف پیرائے اور انداز میں مسلمانوں کو عقیدہ توحید میں پوشیدہ قوتوں کا راز پا کر بے خوف ہو جانے کی تاکید کی۔ دین اسلام کی ورلین عقیدہ، عقیدہ توحید ہے۔ علامہ اقبال نے رموز بے خودی میں مسلم خواتین کو امومت کے فرائض کا احساس دلاتے ہوئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے اسوہ کاملہ پر چلنے کی تلقین کی۔

کودک ماچون لب از شیر توشست

لا الہ آموختی اور را نخست (۷)

حقیقت یہ ہے کہ درس توحید سب سے پہلے ایک مسلم ماں اپنے بچے کو دیتی ہے۔ نو مولود مسلم بچے کے کان میں سب سے پہلے آذان اور اقامت کے ذریعے عقیدہ توحید اور رسالت ڈالا جاتا ہے۔ ہر مسلمان واحدانیت خداوندی کے عقیدے کی بنیادی حیثیت سے واقف ہوتا ہے۔ ہر مسلمان اس بات سے آگاہ ہوتا ہے کہ عقیدہ توحید کفر و شرک کی نجاست سے پاک کرتا ہے۔ علامہ اقبال نے عقیدہ توحید کی جو تعبیر پیش کی ہے وہ بے حد مثالی اور نرالی بھی ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک عقیدہ توحید سے خدا تعالیٰ کی واحدنیت کا اقرار اور ہر قسم کے کفر و شرک سے انکار تو ہوتا ہی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہی عقیدہ کائنات میں انسان کی عظمت اور بزرگی بھی قائم کرتا ہے۔ یہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انسان کو خدا اور رسول کے بعد پوری کائنات کے سر کا تاج بنا کر اسے نیابت الٰہی کے بلند مرتبے پر فائز کر دیتا ہے۔

اقبال کے نزدیک لم یکن لہ کفوا احد سے انسان کو وہ فضیلت و بڑائی حاصل ہوتی ہے کہ کوئی دوسری مخلوق اس کی مد مقابل نہیں۔ فرماتے ہیں۔

رشتہ بالم یکن باید قوی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

تا تو در اقوام بی ہمتا شوی(۸)

علامہ اقبال نے عقیدہ توحید کی وضاحت کرتے ہوئے رموزِ بے خودی میں تفسیر سورۃ اخلاص کا ایک باب قائم کرتے ہوئے سورۃ اخلاص کی ہر آیت کریمہ سے حاصل ہونے والی انسانی عظمت و بڑائی کو بے حد فصیح و بلیغ انداز میں پیش کیا۔ فرماتے ہیں۔

آنکہ ذاتش واحد است و شریک

بندہ اش ہم در نسازد با شریک(۹)

جب ذات باری تعالیٰ واحد و یکتا ہے اس کا کوئی دوسرا شریک نہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ کے بندے بھی کسی کو اپنی شریک نہ بنائیں اور دنیا میں بے مثال بن کر سامنے آئیں۔

مومن بالائی ہر بالاتری

غیرت او بر نتابد ہمسری(۱۰)

علامہ اقبال کے نزدیک مومن کی شان بلند سے بلند تر ہو جاتا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ مومن کی غیرت ہرگز یہ گرارا نہیں کر سکتی کہ کوئی دوسرا اس کی برابری کرے اور اس کا مدمقابل بنے۔

خرقہ لا تحزنوا اندر برش

انتم الاعلون تاجی بر سرش(۱۱)

اقبال کے نزدیک عقیدہ توحید مومن کو بے خوف اور نڈر بنا دیتا ہے۔ علامہ اقبال مثنوی پس چہ بائید کرد اے اقوام سرق میں عقیدہ توحید پر کاربند انسان کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کلمہ توحید عظمت انسانی کو وہ معراج عطا کرتا ہے کہ اس کی جرات سے کائنات لرز اٹھتی ہے۔ فرماتے ہیں۔

این دو حرف لا الہ گفتار نیست

لا الہ جز تیغ بی زنہار نیست(۱۲)

کلمہ توحید صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ اس بے نیام دو دھاری تلوار کی مند ہیں جو دنیا کی بڑی سے بڑی قوت کے غرور کو خاک میں ملا سکتی ہے۔ اور موحد کو عظمت انسانی کی معراج پر متمکن کروا سکتی ہے۔ کلمہ توحید سے دل اور دماغ غیر اللہ کے خوف سے آزاد ہو جات ہے انسان کے اندر ذات الہیٰ کے علاوہ تمام خوف ختم ہو جاتے ہیں۔ انسان انتا بے خوف اور بے باک ہو جاتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسری طاقت اسے خوفزدہ نہیں کر سکتی اور وہ پوری کائنات کو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

تسخیر کر سکتا ہے۔ اسی کلمہ حق کی بدولت فقیروں کو بھی وہ مقام ملتا ہے کہ ان کے رعب و دبدبہ سے لوگ خوفزادہ ہو جاتے ہیں۔

قوت سلطاں و میر از لا الہ
ہیبت مرد فقیر از لا الہ (۱۳)

اسلام میں ذات الٰہیٰ خالق کائنات کی ذات ہے۔ ذات باری تعالیٰ ہی قوت حیات اور نظم کائنات کا سر چشمہ ہے۔ انسانی تخلیق ذات واجت کے اخلاق کے مطابق ہوئی ہے۔ اور الہیٰ روح اس میں پھونکی گئی جو اس کی خودی کا جوہر ہے۔ وحدت وجود کی رو سے ذات باری تعالیٰ کائنات اور انسان میں جاری و ساری ہے۔ پورے عالم میں اصول وحدت کار فرما ہے۔ ذات باری تعالیٰ اور عالم ایک ہی ہیں ذات اور صفات کا فرق بے معنی بات ہے۔ معروضی طور پر عالم غیر حقیقی ہے۔ صرف وجود ذات باری تعالیٰ کا ہے۔ کثرت و تعدد اس کی ذات کی شانیں ہیں لا موجود الا اللہ کے اصولی کے مطابق خدا ہر چیز میں موجود ہے۔ صفات اور افعال ذات باری تعالیٰ کے مظاہر ہیں۔

دمادم رواں ہے یم زندگی
ہر اک شے سے پیدا رم زندگی (۱۴)

توحید کا فلسفہ اسلامی فکر کا مرکزی نکتہ ہی نہیں بلکہ اسلامی عظمت کا منارہ نور بھی ہے۔ انسانی آزادی اور فنی ارتقاء کی بلند و بالا عمارت کی بنیاد اسی نکتہ توحید پر قائم ہے۔ یورپی اقوام کی ترقی در حقیقت فلسفہ توحید ہی کی مرہون منت ہے۔ یہ فلسفہ توحید ہی ہے جس نے انسان کے دل اور دماغ سے غیر اللہ کو خوف نکال کر انسان کو تمام کائناتی قوتوں سے بلند و بالا کر دیا۔ اسی فلسفہ توحید نے انسان کو تخلیقی عمل میں قدرت کا شریک بنا کر تسخیر کائنات کا ہنر سیکھایا۔ علامہ اقبال نے 'تشکیل جدید الہیات' کے خطبہ الہیہ کا تصور اور حقیقت دعا میں وضاحت کی ہے۔

"انسان جس میں کودی مکمل ہو چکی ہے الہیت کی قوت کی تخلیق میں اءک ٹھوس مقام رکھتا ہے۔ خدا کی جملہ مخلوقات میں صرف وہی اس قابل ہے کہ اپنے خالق کی تخلیقی زندگی میں باشعور شرکت کر سکے"۔(۱۵)

علامہ اقبال نے اپنے مجموعہ کلام 'ضرب کلیم' جس کو علامہ نے عہد حاضر کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا تھا میں عقیدہ توحید کی خوبصورت انداز میں وضاحت ایک نظم بعنوان لا الہ الا اللہ میں کی ہے۔ یہ مختصر سی نظم اپنے اندر معنویت کا ایک بحر بیکراں لیے ہوئے ہے۔ آغاز نظم سے آخر تک عقیدہ توحید کو جہاں سکون قلبی کی بیش قیمت نعمت کے طور پر پیش کیا۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ (١٦)

علامہ اقبال کی شاعری کا مرکز و محور فلسفہ خودی ہے۔ اقبال نے خودی کو انسانی روح کا جز و لاینفک قرار دیا۔ قرآن پاک میں انسانی روح کو امر ربی قرار دیا گیا۔ اقبال نے بھی خودی کو لا الہ الا اللہ کہا۔ علامہ نے انسانی حقیقت تک رسائی کے راز کو فلسفہ توحید سے تعبیر کر کے عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کی۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ (١٧)

علامہ اقبال کہتے ہیں کہ عہدہ حاضر میں ہر طرف بت پرستی کا راج ہے۔ سارا جہاں بت خانہ بنا ہوا ہے۔ جس لے لیے حضرت ابراہیم کے جیسے عقیدہ توحید کی ضرورت ہے۔ جس کے عقیدہ کی پختگی نے آگ لے الاؤ کو ٹھنڈا کر دیا۔ اقبال اپنے عہد کے انسان بالخصوص مسلمان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تو نے اپنی غیرت و حمیت کو سودا کر ڈالا ہے۔ جس کا کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ یہ سراسر گھاٹے اور نقصان کا سودا ہے۔

حقیقی دولت کا راز لا الہ الا اللہ میں پنہاں ہے۔ اللہ کی ذات کے سوا ہر شے فانی ہے۔ یہ سب انسانی ذہن کے تراشے ہوئے بت ہیں اور ہم اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی پرستش میں گم ہو کر فنا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لا الہ الا اللہ وہ مدہوش کن نغمہ ہے جب یہ دل سے نکل کر چشم بصیرت میں سرایت کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ سر سو پھول ہی پھول کِلے ہیں ہر طرف اللہ، اللہ کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ علامہ اقبال فلسفہ توحید کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر چہ لوگوں کے ذہنوں پر خود تراشیدہ بتوں کا بسیرا ہے لیکن میں عقیدہ توحید پر عمل پیرا ہو کر فلسفہ توحید بیان کرتا رہوں گا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ علامہ پر امید بھی ہیں کہ ایک دن مسلمان فلسفہ توحید کے راز کا سراغ پر کر خود تراشیدہ بتوں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں گے اور دلوں میں عقیدہ توحید کی روشنی سے اجالا کریں گے۔ فرماتے ہیں۔

پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی (١٨)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

علامہ اقبال کے نزدیک فلسفہ توحید کی حقیقت سے آشنائی سے راستے کے سنگ گراں ہٹتے چلے جائیں گے۔ اور ایسی ضرب کلیمی پیدا ہو گی کہ لق ودق صحرا بھی نخلستان بن جائیں گے۔ علامہ اقبال پر امید ہیں کہ ایک ان ضرور ایسا آئے گا جب عالم میں نغمہ توحید سے اجالا ہی اجالا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے(۱۹)

علامہ اقبال اپنی کھوئی ہوئی میراث اور علم و تحقیق کی دولت تو حاصل کرنے کے لیے صرف اور صرف عقیدہ توحید پر سختی سے عمل پیرا ہونے کر قرار دیتے ہیں۔ اقبال کے نزدیک شرک کی غلاظت سے پاک دل ایمان کی حرارت سے لبریز ہوتا ہے۔ اقبال مزید وضاحت کرتے ہیں کہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم اپنی کم علمی کی بدولت مفاد پرست اور کوتاہ اندیشن ملا کے دام میں پھنس کر عقیدہ توحید کی اہمیت کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ جب تک ہمارے دل میں عقیدہ توحید کی حرارت پیدا نہ ہو گی۔ اس وقت تک ہم غلام اور محکوم رہیں گے۔ فرماتے ہیں۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں(۲۰)

علامہ اقبال نے اپنی مشہور نظم خضر راہ میں بھی مسلمانوں کے متزلزل عقائد کی وضاحت کی اور کہا کہ زمانہ بدل رہا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ پھر کوئی موسیٰ تجلی طور کا منتظر ہے۔ لیکن علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ مجھے کسی موسیٰ کی جھلک دکھلائی نہیں دے رہی۔ مسلمان توحید کے عقیدہ پر بظاہر بڑے گرم جوش دکھائی دے رہے ہیں۔ لیکن حقیقتا زمانے کے خود تراشیدہ بتوں کے پجاری ہیں۔ عقیدہ توحید کی حقانیت سے ناواقف ہیں۔ فرماتے ہیں۔

مسلماں ہے توحید میں گرم جوش
مگر دل ابھی تک ہے زنار پوش
تمدن، تصوف، شریعت، کلام
بتاں عجم کے پجاری تمام
حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی(۲۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

علامہ اقبال عقیدہ توحید کو انسانی زندگی کا حاصل قرار دیتے ہیں عقیدہ توحید کاربند انسان عظمت کی معراج کو حاصل کرلیتا ہے اور نہ دنیا اس کے قدموں تلے ہوتی ہے۔ اور آخرت میں بھی کوئی خوف نہیں ہوتا۔ رب کائنات کی یکتائی اور واحدانیت کا اقرار کرتے والا دنیا کے کئی معبودوں کی غلامی سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ اقبال بلکل مفسر قرآن کی طرف قرآنی تعلیمات کی تشرح کچھ اس انداز میں کرتے ہیں۔

وہی سجدہ ہے لائق اہتمام
کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام (۲۲)

عقیدہ توحید پر عمل پیرا ہو کر غیر اللہ کی غلامی سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان ایک ہی معبود حقیقی کی ذات مطلق کے سامنے سرنگوں ہر کر طلسم حیات کے راز سے آشنائی حاصل کر لیتا ہے۔ اور روحانی آزادی حاصل کرتا ہے۔ بقول علامہ اقبال

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات (۲۳)

علامہ اقبال نے مسلمانوں کی پستی و تنزلی کی بنیادی وجہ عقیدہ توحید سے روگردانی کو قرار دیا۔ عقیدہ توحید میں پوشیدہ تخلیقی قوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

خودی سے اس طلسم رنگ و بو کو توڑ سکتے ہیں
یہی توحید تھی جس کو نہ تو سمجھا نہ میں سمجھا (۲۴)

علامہ اقبال اقوام مغرب کی مادہ پرست تہذیت کا ذکر کرتے ہوئے ضرب کلیم میں شامل نظم نکتہ توحید میں واضح کرتے ہیں کہ اقوام مغرب نے انسانی قوتوں کا راز اسی فلسفہ سے سیکھ کر سائنسی اور تکنیکی انقلاب برپا کر دیا اور آج وہ زماں اور مکاں کی حدوں پر دستک دے رہے ہیں۔ لیکن اقوام مغرلا الہ کی قوت سے ترقی کی مناذل طہ کر گئی لیکن الا اللہ کی حقانیت سے دوری نے ان کے معاشرے میں غلاظت کر بھر دیا۔ لا الہ سے الا اللہ تک رسائی ہی انسانی عظمت کا نقطہ عروج ہے۔ اسی بات کی وضاحت علامہ نے کچھ اس اندازے ں کی ہے۔

حریف نکتہ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اسرار لا الہ کے لیے (۲۵)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

علامہ اقبال کے نزدیک خدا تعالیٰ کی واحدنیت پر کامل ایمان رکھنے سے انسان کے اندر ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اس کا دل ہر قسم کے خوف سے بیگانہ ہو جات ہے۔ اور وہ بے بس خیال کرنے کی بجائے بے انتہا مضبوط اور طاقتور ہو جاتا ہے۔ اقبال مسلمانوں کو درس توحید دیتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں کہ عقیدہ توحید کے ماننے والوں کو پاس قل ہو اللہ کی ایسی تیز دھار تلوار ہوتی ہے۔

جس سے بغیر زرہ اور بکتر کے بدر و حنین کے معرکے سر کر لیتے ہیں۔ حقیقت میں عقیدہ توحید پر کاربند شخص تمام بتوں کو رد کر کے جب خدائے واحد پر یقین کامل کر لیتا ہے تو اس کے سامنے حق و باطل کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ اور وہ حق کی خاطر جان کی قربانی کو بھی ہیچ خیال کرتا ہے۔ حق و باطل کی جنگ میں لطف صرف وہ شخص لے سکتا ہے جو حق کی خاطر قربانی دینا جانتا ہو اور حق کی خاطر قربانی صرف عقیدہ توحید کا ماننے والا دے سکتا ہے۔

سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے (۲۶)

علامہ اقبال نے عقیدہ توحید کی حقانیت واضح کر کے مسلمانان برصغیر کو درس توحید دیا اور عقیدہ توحید پر عمل پیرا ہو کر اپنے وجود کو برقرار رکھنے اور اسلامی تشخص کی ضفاظت پر آمادہ کرنے کی سعی کی۔ اقبال نے مسلمانوں کو درس توحید کے ذریعے ہی اسلامی تشخص کو بچانے کے لیے خود کو فنا کرنے اور سیرت حسینی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مسطفوی ہے (۲۷)

خدائے واحد کی بے نیاز ذات مبارکہ کو اپنی بڑائی اور عظمت کا خود اظہار کرنا ہرگز مقصود نہیں یہ انسانی ضرورت ہے کہ وہ اس ذات واحد سے خود کو وابستہ کر کے عظمتوں کا حصہ دار بن جائے اور قادر مطلق سے اپنی رشتہ جوڑ کر خود کو بھی صاحب قدرت بنالے۔ کلمہ توحید پر پختہ یقین رکھتے ہوئے زبان سے اقرار کرنا انسان کو فکر کی پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ جس سے انسان دنیاوی معمولی فائدے اور نقصان کے تصور سے بالاتر ہو کر کردار اور عمل کی بلندیوں کو حاصل کرنا اپنا مقصد حیات بنالیتا ہے۔ پاکیزگی فکر کے ساتھ ہی ساتھ پاکیزگی عمل کی بھی مثال بن جاتا ہے۔

علامہ اقبال کے نزدیک فلسفہ توحید وہ فلسفہ ہے جو انسان کو پاکیزگی عطا کر کے قربت الٰہی کی بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے والا انسان جب اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی اور الہ نہیں ہے۔ تو حقیقتا وہ موجود قوتوں اور عظمتوں کی برتری کو یک جنبش ٹھکرا دیتا ہے علامہ اقبال اپنی نظم رمز لا الہ الا اللہ میں عقیدہ توحید کی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

خوبصورت انفرادیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لا الہ کہی کر انسان اپنے دل کی گہرائیوں میں اس کائنات کی ہر چھوٹی اور بڑی، دیکھی اور ان دیکھی چیز کو حقیر قرار دیتا ہے۔

اور صرف اور صرف ذات وحدہ لا شریک لہ کو برتر و بالا اور عبادت کے لائق خیال کرتا ہے۔ توحید کے قائل انسان میں بے پناہ خود اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر ڈر اور خوف سے ماوراء ہو جاتا ہے اور اللہ کی ذات کے علاوہ کسی بھی چیز کی ہیبت اس کیک دل پر اثر نہیں کرتی۔ اور وہ بڑے ہی بے باکانہ انداز میں دعویٰ کرتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خدائے بزرگ برتر کے علاوہ کوئی اور چیز یا قوت ایسی ہے ہی نہیں کہ اس سے خوف کھایا جائے۔ ایک ذات باری تعالیٰ کو بڑی ذات یعنی اللہ اکبر کو معبود حقیقی تسلیم کر کے انسان تمام چھوٹے خداؤں، صاحب اقتدار لوگوں اور ظالموں کے ظلم و تکبر کو رد کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی واحدنیت پر یقین کرنے سے خود تراشیدہ زمانے کے بت پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ اور انسان فکر کی اس بلندی کو چھو لیتا ہے کہ وہ پوری کائنات کا مالک اور دنیا کی تمام ترپوشیدہ قوتوں کو اپنے تابع کر کے انسانوں کی خدمت اور بھلائی کا کام لیتا ہے۔

اصل میں یہ راز توحید میں پوشیدہ ہے۔ اس فلسفہ میں انسان کو اپنی حیثیت بلند کرنے اور عظمت و ترقی حاصل کرنے کا شوق دلانے اور بلند مقاصد کے حصول کے لیے ہمت و حوصلہ پیدا کرنے کا درس ہے۔ اقبال نے دل اور دماغ دونوں سے فلسفہ توحید پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔

اگر انسان صرف زبان سے اقرار کرے اور دل میں دنیا بھر کے خوف موجود ہوں تو بقول اقبال کے وہ شخص کبھی بھی انسانی عظمت کا کوئی مرتبہ نہیں حاصل کر سکتا بلکہ اس کے دماغ سے بودیدہ رسوم بے مقصد باطل عقائد اور انسان کی مجبوری، لاچاری اور محکومی اور مظلومی کے تمام تصوراتی بتوں کو جب تک نہ توڑا جائے گا وہ فلسفہ توحید سے روشنی حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس عظیم قوت سے کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ بد قسمتی سے فقیہوں کی طرح کفر و اسلام کے صحیح اور غلط ہونے کی بحث میں الجھا رہے گا اور تعمیر و ترقی کی وہ راہ جس پر کلمہ توحید کے پڑھنے والوں نے گامزن ہونا تھا نہ ہو سکے گا۔ علامہ اقبال نے اسی حقیقت کی وضاحت یوں کی ہے۔

تو عرب ہو یں عجم ہو ترا الا الہ الا

لغت غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی(۲۸)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں بھی عقیدہ توحید کی بڑی وقیع اور مدلل انداز میں وضاحت کی ہے۔ علامہ نے اپنے خطبات میں فکر و خیالات کے بے مثال موتی بکھیرے ہیں علامہ نے نزدیک فکر اور وجود اساسی طور پر یکساں ہیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ۔

قرآن حکیم ہماری راہنمائی کرتا ہے جس نے ہستی باری تعالیٰ کو وہ اول ہے، وہ آخر ہے، وہ ظاہر ہے، وہ باطن ہے کہہ کر پکارااور ہمیں زندگی کی حقیقت کی راہ بتائی۔(۲۹)

علامہ اقبال اپنے خطبہ تصور خدا اور دعا کا مفہوم میں انائے مطلق یا ذات غیر محدود کی صفات کو قرآنی نقطہ نظر سے بیان کرتے ہیں اس ضمن میں علامہ اقبال سورۃ اخلاص اور سورۃ نور کا حوالہ دیتے ہیں۔ علامہ اقبال قرآنی آیات کی روشنی میں نور الٰہی کی مطلقیت اور تخلیق کائنات کی وضاحت کرتے ہیں۔ علامہ اقبال نے واضح کیا کہ انائے مطلق کی انفرادیت کو قرآن حکیم نے اللہ کا خاص نام عطا کیا۔

قرآن پاک کی سورۃ اخلاص میں اللہ کی احدیت صمدیت ور عدیم النظیری کو بیان کیا گیا۔ علامہ اقبال نے قرآنی آیات کی روشنی میں ذات باری تعالیٰ کی واحدانیت اور یکتائی کو واضح کیا۔ علامہ اقبال نے سورۃ نور کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی ذات کی انفرادیت کو بیان کیا۔

علامہ اقبال نے خدا تعالیٰ کی انفرادیت کو زمان اور مکان کی حدود میں منتشر کرنے کی بجائے اس کی ذات مطلق کو فرد کامل ہونے کی بناء پر نور سے تشبیہ دی۔ علامہ اقبال کی نزدیک ارادہ تخلیق اور فعل تخلیق دو مختلف چیزیں نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل تخلیق میں نزدیکی یا دوری کا سوال نہیں۔

زمان و مکان اور مادہ خدا کی آزادانہ
تخلیقی قوت کی فکری تعبیریں ہیں(۳۰)

اسلامی نقطہ نظر سے کائنات اور انسان کا وجود ذات باری تعالیٰ سے الگ ہے۔ ذات باری تعالیٰ نہ قطعی طور پر عالم میں جاری و ساری ہے اور نہ پوری طرح ماوراء ہے وہ ایک حد تک جاری و ساری بھی ہے۔ اور ایک حد تک ماوراء بھی۔ انسان کی روحانی اور اخلاقی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ سے قریب تر ہو جائے اور اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی جدوجہد کرے۔ ذات مطلق اپنے غیر محدود تنوع کے ذریعے اپنے کو کائنات میں ظاہر کرتی ہے۔ ذات باری تعالیٰ متصل عالم بھی ہے اور متصل عالم بھی ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

وہ عالم میں داخل بھی ہے اور خارج بھی۔ اصل وجود انائے مطلق ہی کا مسلم ہے۔ عالم اور انسان کا وجود اضافی اور اعتباری حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی فطرت ادھر ادھر بھٹکنے کے بعد ذات باری تعالیٰ سے ہی پناہ طلب کرتی ہے۔ جب انسان دینا میں ہر طرف انتشار سے حیران اور پریشان ہو جاتا ہے تو ذات باری رعالیٰ کا ہی سہارا تلاش کرتا ہے۔ امان کی تلاش میں سرگرداں فطرت انسانی زمانے کی ٹھوکریں کھا کر شعور کی اس منزل تک پہنچتی ہے جہاں سبحانہ تعالیٰ کی ہستی ہی ہستی مطلق ہے۔

نگہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں
خرد کھوگئی ہے چار سو میں
نہ چھوڑ اے دل فغان صبح گاہی
اماں شاید ملے اللہ ہو میں (۳۱)

اصول توحید کائنات اور روحانی زندگی کا فعال عنصر ہے۔ جس سے کثرت حقائق کی صحیح توجیہ ممکن ہے۔ اثبات توحید کے بغیر حیات اپنے مرکزی نقطے سے محروم رہتی ہے۔ ذات الہیٰ وہ حقیقت واحدہ ہے جس میں تمام عالم معین ہے۔ وجود حقیقی صرف اور صفر باری تعالیٰ کا ہے۔ خالص توحید وہ ہے جب حق کو حق میں دوسروں سو قطع نظر کرکے دیکھا جائے یہی توحید تنزلات سے پاک ہوتی ہے۔ اور مرد مومن کی زندگی کی مقصد اور معراج حقیقی ہوتی ہے۔

مرد مومن در نسازد با صفات
مصطفیٰ راضی نشد الا بذات (۳۲)

توحید کے عقیدے کے ذہنی اور تمدنی اثرات بے چمار ہیں جن کی طرف اقبال نے کئی جگہ اشارہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات مبارکہ فطرت کے قوانین کو بنانے والی ذات ہے۔ لیکن خود ذات باری تعالیٰ ان قوانین سے بالا تر ہے۔ علامہ اقبال کے فلسفہ توحید کے مطابق موحدین کا عمل توحید کو نہ ماننے والوں کے عمل سے مختلف ہوتا ہے۔ موحد کا عمل اس کی زندگی کو فراوانی بخشتا ہے۔ اور غیر موحد یا مشرک کا عمل اس کی زندگی کو گمراہی کی الجھنوں میں الجھائے رکھتا ہے۔ عقیدہ توحید اس امر کا ثبوت ہے کہ اسلام میں کائنات کی اصل حقیقت روحانی ہے جو زمانی طور پر اپنا اظہار کرتی ہے۔ اقبال نے عقیدہ توحید کو اپنا سرمایہ اسرار قرار دیا ہے۔

اسی سے اخلاق و تمدن کے چشمے رواں ہوتے ہیں۔ اقبال فرماتے ہیں۔

ملت بیضا تن و جاں لا الہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

سازمارا پردہ گرداں لا الہ

لا الہ سرمایہ اسرار ما

رشتہ اس شیرازہ افکارما(۳۳)

عقیدہ توحید سے نفس انسانی میں یہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ غیب سے اپنا تعلق قائم کرلیتا ہے۔ جو حاضر سے زیادہ حقیقی ہے۔ غیب پر ایمان لانے سے انسان ارتقاء کی منازل طے کر جاتا ہے اور اس کی زندگی با معنی ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبال کے فلسفہ توحید پر عمل پیرا افرد میں لاہوتی جذبہ پایا جاتا ہے۔ توحید کہ یہ عقیدہ فرد کو لاہوتی اور ملت کو جبروتی خصوصیات عطا کرتا ہے۔ فرد کی زندگی کا جلال و جمال اسی عقیدہ توحید میں پنہاں ہے۔

ملت چوں می شود توحید مست

قوت و جبروت می آید بدست

فرد از توحید لاہوتی شود

ملت از توحید جبروتی شود(۳۴)

علامہ اقبال نکتہ توحید کو وہ نکتہ قرار دیتے ہیں جس کے گرد تمام عالم چکر لگاتا ہے۔ کائنات کے اسرار اسی میں پوشیدہ ہیں۔ جب تک انسان لا الہ کی حقیقت سے شناس نہ ہو جائے اس وقت تک غیر اللہ کی غلامی سے نجات نہیں حاصل کر سکتا۔

تا نہ رمز لا الہ آید بدست

بند غیر اللہ را نتواں شکست(۳۵)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

حواشی

۱۔ کلیات اقبال (اردو)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص۱۳۸)

۲۔ تشکیل جدید الہیات اسلامیہ، نذیر نیازی سید، بزم اقبال کلب روڈ لاہور، ۲۰۰۰ (ص۲۲۱)

۳۔ کلیات اقبال (اردو)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص۳۴۶)

۴۔ کلیات اقبال (اردو)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص۳۶۷)

۵۔ کلیات اقبال (اردو)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص۲۶۴)

۶۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۲۶۵)

۷۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۳۶۴)

۸۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۳۶۴)

۹۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۲۶۲)

۱۰۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (۳۶۶)

۱۱۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۳۵۶)

۱۲۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۳۵۶)

۱۳۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۲۶۷)

۱۴۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص۷۶۸)

۱۵۔ تشکیل جدید الہیات اسلامیہ، نذیر نیازی سید، بزم اقبال کلب روڈ لاہور، ۲۰۰۰ء (ص۱۲۵ ۱۲۶)

۱۶۔ کلیات اقبال (اردو)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص۲۶۷)

۱۷۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص۲۶۴)

۱۸۔ ایضاً، (ص۲۶۵)

۱۹۔ ایضاً، (ص۲۷۵)

۲۰۔ ایضاً، (ص۲۹۲)

۲۱۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص،۴۵۶)

۲۲۔ ایضاً، (ص۵۴۶)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636
Volume 2, Issue 3, (July to September 2021)

۲۳۔ ایضاً، (ص ۲۴۰)

۲۴۔ ایضاً، (ص ۴۸۵)

۲۵۔ ایضاً، (ص ۴۸۶)

۲۶۔ ایضاً، (ص ۴۸۱)

۲۷۔ ایضاً، (ص ۴۹۱)

۲۸۔ ایضاً، (ص ۴۸۱)

۲۹۔ فکر اسلامی کی تشکیل نو، محمد پروفیسر، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۷ء (ص ۵۴)

۳۰۔ خطبات اقبال پر ایک نظر، محمد شریف بقا، اسلامک پبلی کیشنز لاہور ۱۹۷۴ء

۳۱۔ کلیات اقبال (اردو)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۷ء (ص ۳۴۱)

۳۲۔ کلیات اقبال (فارسی)، علامہ اقبال ڈاکٹر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء (ص، ۴۶۹)

۳۳۔ ایضاً، (ص ۴۶۸)

۳۴۔ ایضاً، (ص ۴۶۷)

۳۵۔ ایضاً، (ص ۴۶۳)